© rasailojaraid.com

نسلی اور رنگوں کے تعصّبات نے جلتی پر تیل کا کام دیا ہے۔ جس سے جنگل کا قانون ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' نافذ ہو چکا ہے۔ قبر کے کیڑوں کی طرح کہ لاش ختم ہونے کے بعد ایک دوسروں پر پل پڑتے ہیں ہر بڑی طاقت چھوٹی طاقت کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ ہر ایک اپنی بالاتری کی سرگرمی **(Struggle For Existance)** کیلئے سرگرمِ عمل ہے۔ اس صورتِ حال سے ساری دنیا عموماً اور عالمِ اسلام خصوصاً متاثر ہوا ہے۔ عالمِ اسلام انڈونیشیاء سے مراکش تک اور اندلس سے یمن تک' یہودیت' عیسائیت' اشتراکیت' اشتمالیت' سوشلزم' لادینیت' افرنگیت' برہمنیت اور مغربی طاغوتی طاقتوں کے جال میں جکڑا ہوا ہے۔ مغرب کی یہودی لابی نے دنیائے عرب کی پیٹھ میں اسرائیل کا چھُرا گھونپ دیا ہے۔ اپنے خبثِ باطن کو چھپا کر اسے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' قرار دیتے ہوئے بھی ان کے منہ سے کبھی بے خیالی میں نکل جاتا ہے کہ ''صلیبی جنگوں کا دوبارہ آغاز ہو چکا ہے''۔

کشمیر' فلسطین' عراق' افغانستان' بوسنیا' چیچنیا' ایران اور لیبیا پر حملے اور ان کے خلاف عالمی پابندیاں اسی جذبے کی عکاسی کرتی ہیں۔ مسلمان کی مثال ایسی بن چکی ہے جیسے ایک ظالم نے کسی مظلوم کو دبوچا ہو۔ اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش کر رہا ہو لیکن اگر مظلوم آہ وفریاد کیلئے منہ کھولے تو اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ مزید رسید کر کے کہا جاوے کہ ''چپ کر بدمعاش''۔ مسلمان کو ہر جگہ پیٹا بھی جا رہا ہے اور ''دہشت گرد'' و ''انتہاء پسند'' کے طعنے بھی دیئے جا رہے ہیں۔ عالمی طاغوتی طاقتوں کی قانونی پشت پناہ اقوامِ متحدہ **(UNO)** بظاہر خاموش تماشائی اور بے بس بیٹھی ہے مگر درپردہ وہ ان کی مذموم خواہشات کی تکمیل میں ممد و معاون ہے۔ آیئے عالمی سطح پر انتہاء پسندانہ عزائم کے مظاہر کا جائزہ لیں۔

امریکہ :

روسی ریاستوں کا شیرازہ بکھرنے کے بعد امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کے طور پر اُبھرا۔ اس نے برداشت اور رواداری اپنانے کے بجائے پوری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھنا شروع کیے۔ امریکہ داخلی طور پر ماضی میں بدترین نسلی امتیاز کا شکار رہا ہے۔ اب بھی نسلی تعصب امریکی معاشرے کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ امریکہ میں سیاہ فاموں کو رسوا کرنا امریکی تہذیب کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ وہاں پر سیاہ فاموں کو سفید فاموں کے ہم پلہ بننے کیلئے آگ اور خون کے دریا سے گذرنا پڑا۔ انصاف' مساوات اور فراخ دلی کے کھوکھلے نعروں کے باوجود مذہبی اور نسلی امتیاز کو روز بروز ہوا دی جا رہی ہے۔ خواتین کی آزادی کے نام پر خواتین عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر سال ۸ لاکھ خواتین زنا بالجبر کا شکار ہوتی ہیں۔ ہر پندرہ سیکنڈ کے بعد ایک خاتون بے آبرو ہوتی ہے۔ ان میں ۱۹ تا ۲۱ سال کی خواتین زیادہ ہیں۔ روزانہ ۱۵ تا ۲۵ سال عمر کی خواتین کی لاشیں ملتی ہیں۔ [۱۰۷]

بڑی طاقتیں بے تحاشا جنگی ساز و سامان تیار کرتی ہیں جس کی فروخت کیلئے انہیں منڈیوں کی تلاش ہوتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ یہ طاقتیں مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ایک تیر سے دو شکار کھیلتی ہیں۔ اسکی ایک مثال عراق ایران جنگ ہے۔ ۱۹۷۹ء میں ایران میں وہاں کا مذہبی انقلاب آیا۔ امریکہ کو خطرہ تھا کہ اسلامی دنیا کیلئے یہ انقلاب نمونہ بن کر دوسرے اسلامی ممالک اسکی تقلید نہ کرلیں۔ عراق ان دنوں تیل کی دولت سے اسلحہ سازی کے ارتقائی مراحل طے کر کے ایٹمی طاقت حاصل کر رہا تھا۔ امریکہ نے عراق کی قیادت کو شیشے میں اتار کر ایران پر حملے کیلئے برانگیختہ کیا۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک دونوں ملک بے فائدہ جنگ لڑتے رہے اس جنگ میں چار لاکھ عراقی اور چھ لاکھ ایرانی مارے گئے۔ اور بیسوؤں ارب ڈالر خرچ ہوئے۔ جس سے نہ صرف دونوں ملکوں بلکہ عالم اسلام کی قوت اور اتحاد کو سخت دھچکا لگا۔

اس طرح بڑی طاقتیں مشرق وسطی سے تیل اور دوسری دولت ہتھیانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ایک بار پھر عراق، امریکہ کے دام فریب میں آگیا اور یکم اگست ۱۹۹۰ء کو کویت پر حملہ کر بیٹھا، امریکہ کو موقع ملا اور عراقی جارحیت کے جواب کے بہانہ پر عرب ممالک میں اپنا فوجی تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس دوران سعودی عرب اور کویت کو نہ صرف ہتھیار فروخت کئے بلکہ فوج اور جنگ کے بھاری اخراجات بھی وصول کئے اور سعودی عرب جو عالم اسلام پر اپنا مال خرچ کرتا تھا اب اندرونی طور پر ٹیکسز لگانے پر مجبور ہوگیا۔

دنیا کے واحد سپر پاور ''امریکہ'' کو اسرائیل کیخلاف اقوام متحدہ کی ۶۰ کے قریب قراردادیں نظر نہیں آتیں آج تک ایک قرارداد پر عمل نہیں کروا سکا۔ مگر عراق کیخلاف ایک قرارداد کی بنیاد پر پورے ملک کو نیست و نابود کر دیا۔

امریکہ نے دو بار عراق کے خلاف فوج کشی کر کے تاریخ میں بدترین بربریت اور وحشت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے اتحادیوں کے ذریعہ عراق کے خلاف پہلی جنگ میں ۴۲ دنوں میں ۸ ہزار ٹن بارود برسایا جو ہیروشیما پر گرائے جانے والے بارود سے سات گنا زیادہ تھا۔ امریکی وزارت دفاع پنٹاگون کے مطابق ایک لاکھ دس ہزار بم برسائے گئے۔ یعنی ۴۲ دنوں میں اس جنگ میں اوسطاً ہر دو منٹ بعد ایک بم گرایا گیا اور یہ سارے بم جنگی نوعیت کی اہمیت والی جگہوں کے علاوہ کنوؤں، پانی کے ذخیروں اور رہائشی مقامات پر گرائے گئے۔ اس جنگ میں تقریباً دو لاکھ عراقی فوجی اور سویلین کام آئے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ۶ راگست ۱۹۹۰ء کا فیصلہ اس سے بھی زیادہ بھیانک نتائج کا حامل تھا۔ عالمی سطح پر سلامتی کے ٹھیکیداروں کے اس فیصلہ کے نتیجہ میں عراق پر تجارتی پابندیاں عائد کئے جانے کے نتیجہ میں پانچ سال کے اندر اندر پانچ لاکھ عراقی باشندے موت کے منہ میں چلے گئے۔ ۵ سال اور اس سے کم عمر کے ساڑھے تین لاکھ بچے لقمہ اجل بن گئے۔ (۱۰۸) عرب عراق جنگ میں عرب دنیا کو ۶۷۰ بلین ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے جو کہ پوری دنیا کے بیرونی قرضوں کی رقم سے دوگنا ہے۔

۱۱ رستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ میں ایک بڑا سانحہ پیش آیا۔ ہائی جیکروں نے جہازوں کو اغوا کر کے نیویارک کی مشہور ترین عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے ٹکرا کر اس بلڈنگ کو زمین بوس کر دیا اس میں موجود چار ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حملہ کا ذمہ دار اُسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ کو ٹھہرایا گیا۔ امریکہ نے طالبان کو الٹی میٹم دیا کہ بن لادن سمیت القاعدہ کے اہم ارکان امریکہ کے حوالے کیئے جائیں۔ طالبان نے اس کے جواب میں کہا کہ بن لادن پر افغانستان کے اندر مقدمہ چلایا جائے گا۔ امریکہ نے اس تجویز کو مسترد کیا اور اُسامہ کے حوالہ نہ ہونے کی صورت میں ۷ راکتوبر کو امریکہ نے شمالی اتحاد کی مدد سے طالبان کے خلاف افغانستان پر حملہ کر دیا۔ دو مہینے کے اندر اندر طالبان حکومت ختم کر دی گئی۔ افغانستان پر تاریخ کی بدترین جنگ مسلط کر دی گئی۔ تورا بورا میں اسامہ کو ختم کرنے کیلئے وہ بم استعمال کئے گئے جس سے کئی میلوں تک آکسیجن ختم ہو جاتی تھی اور انسانوں سمیت ہر ذی روح ختم ہو جاتا۔ اس بمباری میں تقریباً تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ بے گناہ ہزاروں شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور سینکڑوں عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن گئیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ طالبان کے گرفتار شدہ رہنماؤں اور القاعدہ کے شک میں بہت سارے افراد کو گوانتانا موبے (کیوبا) میں قید کر دیا گیا جہاں ان کو ذہنی کوفتوں اور جسمانی اذیتوں کے ساتھ ساتھ تذلیل نفسی کا نشانہ بنایا گیا ان پر کسی عدالت میں مقدمہ چلائے بغیر ذاتی انتقام میں یہ سب کچھ کیا گیا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

امریکہ کی طرف سے خون مسلم کی ارزانی میں افغانستان پر بے جا تسلط ابھی جاری تھا کہ ایک بار پھر عراق کے خلاف میدان جنگ گرم کیا گیا۔ اس بار جنگ کیلئے یہ جواز بنایا گیا کہ عراق کے پاس مہلک ایٹمی ہتھیار ہیں۔ یہاں امریکہ بہادر سے یہ کون پوچھے کہ سب سے زیادہ یہی ہتھیار تیرے پاس اور اسرائیل کے پاس موجود ہیں۔ جو چیز تمہارے لئے جائز اور ضروری ہے وہ دوسروں کے ہاتھ میں کیوں نہیں ہو سکتی اور اگر یہ ہتھیار انسانیت دشمن ہیں تو تیرے ایٹمی ذخیرے پر بھی یہی تعریف صادق آتی ہے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ عراق کو ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ پورے ملک پر بے تحاشا بمباری کی گئی۔ جانی و مالی نقصانات کے علاوہ پورے ملک کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا۔ مگر وہ ایٹمی ہتھیار برآمد نہ ہو سکے جس کو بہانہ بنا کر یہ ساری کاروائی کی گئی تھی۔ ایٹمی ہتھیار برآمد نہ ہونے کا اعتراف برطانیہ اور اب امریکہ نے بھی کر لیا ہے۔ بلکہ بی بی سی نے واضح طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ جنگ سے قبل عراق کے ایٹمی ہتھیار کے بارے میں غلط اعداد و شمار اور معلومات فراہم کرنے کے بارے میں ہمارے اوپر دباؤ تھا۔ جس کا حقیقت کے ساتھ بہت کم واسطہ تھا۔

روس : (افغانستان پر یلغار) روس کے مظالم کی داستان بڑی طویل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں پر صرف سوشلزم انقلاب برپا کرنے کیلئے چار کروڑ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ روس نے ظاہر شاہ کے وقت سے افغانستان میں اپنے اثرات کے نفوذ کیلئے راہ و رسم بڑھا دیئے تھے۔ افغان صدر ظاہر شاہ بیرون ملک کے دورے پر تھا کہ سردار داؤد نے اس کا تختہ الٹ دیا۔ اپریل ۱۹۸۷ء میں نور محمد ترکی کی قیادت میں صدر داؤد کا تختہ الٹ کر کمیونسٹ انقلاب برپا کر دیا گیا۔ افغانستان کا پورا ملک اسلامی اور مقامی روایات پر سختی سے کاربند ہے۔ ملک میں

© rasailojaraid.com